Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

خطبہ نمبر 8

CPL 61

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

213029

پیر 6 اپریل 1998ء 8 ذی الحجہ 1418ھ 6 شہادت 1377ہش جلد 48-83 نمبر 74

ہر زمانہ کا محسن

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عیدالاضحیٰ کی نماز پڑھائی۔ پھر ایک مینڈھا ذبح کیا۔ اور یہ دعا کی۔

اے اللہ یہ قربانی میری طرف سے اور میری امت کے ان لوگوں کی طرف سے جو قربانی نہیں کرسکتے قبول فرما۔

(جامع ترمذی - کتاب الاضاحی)

ایسا دل پیدا کرو جو غریب اور مسکین ہو

ہر احمدی کیلئے ضروری ہے کہ سچائی کے نور سے اپنے نفس کو دیکھے حقیقت تک پہنچنے کے لئے حقیقت پر قدم ماریں

بیت الفضل لندن میں حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے خطبہ فرمودہ 3-اپریل 1998ء کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن 3-اپریل 1998ء۔ آج حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے یہاں بیت الفضل میں خطبہ ارشاد فرمایا جس میں آپ نے حضرت بانی سلسلہ کے ارشادات کے حوالے سے احباب جماعت کو اہم نصائح فرمائیں۔ آپ کا یہ خطبہ حسب معمول احمدیہ ٹیلی ویژن سے لائیو ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔ اور چھ زبانوں میں رواں ترجمہ ساتھ ساتھ نشر ہوا۔ یہ زبانیں انگلش‘ عربی‘ جرمن‘ بنگالی‘ فرنچ اور ترکی ہیں۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے کلام الٰہی کی روشنی میں فرمایا کہ خدا تعالیٰ متقیوں اور فجار سے کبھی بھی ایک سا معاملہ نہیں کرتا متقی بچائے جاتے ہیں اور دنیا و آخرت میں انعام پاتے ہیں۔ اور بد کا انجام اس دنیا میں بھی آگ پر چلنا ہے اور آخرت میں بھی جہنم اس کی منتظر ہوگی۔ حضرت صاحب نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ارشادات بیان فرمائے جن میں حضرت بانی سلسلہ نے فرمایا ہے کہ کیا اللہ کو بھی دھوکا دے سکتے ہو۔ کیا اس کے آگے مکاریاں پیش جاتی ہیں۔ نہایت بد بخت آدمی اپنے فاسقانہ افعال کو اس حد تک پہنچا دیتا ہے کہ گویا خدا نہیں ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا ہم نے ہمیشہ دیکھا ہے اور دنیا دیکھے گی کہ ایسے لوگ لازماً ناکام و نامراد ہوں گے۔ حضرت بانی سلسلہ کے ارشادات کے حوالے سے حضرت صاحب نے فرمایا کہ ایک ایسا دل پیدا کرو جو مسکین اور غریب ہو۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ دنیا میں جب بھی کوئی خدا کا بندہ آتا ہے تو مسکین اور غریب اس کے پیچھے چل پڑتے ہیں۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ حضرت بانی سلسلہ نے فرمایا ہے کہ دینی احکام پر اس طرح عمل کرو جیسا کہ بچہ اپنی والدہ کی باتوں کو مانتا ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ بچہ اپنی ماں کو جانتا ہے کہ وہ کبھی غلط حکم نہیں دے گی۔ اسی طرح حضرت بانی سلسلہ کے غلام آپ کو جانتے ہیں کہ آپ بنی نوع انسان کے سچے ہمدرد ہیں۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ اللہ کے نشان تازہ بہ تازہ نَو بہ نَو آسمان سے اترتے ہیں۔ یہ نور ہے جو آسمان سے نازل ہوتا ہے اور جس پر نازل ہوتا ہے اس کو نور سے بھر دیتا ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ ایک بار کسی نے حضرت بانی سلسلہ سے پوچھا کہ روحانیت کے اس سفر میں آپ نے کیا پایا؟ حضرت بانی سلسلہ نے جواب میں فرمایا کہ میرا دل‘ خدا کی طرف بلانے سے کامل یقین سے بھر گیا ہے۔ یہ میں نے پایا ہے۔ حضرت بانی سلسلہ نے فرمایا کہ ہر شخص جو نجات چاہتا ہے اسے اس نور کی ضرورت ہے۔ کیونکہ جس کو شبہات سے نجات نہیں اس کو عذاب سے بھی نجات نہیں۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ خدا کی ہستی پر شبہ کے نتیجے میں عذاب پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ حضرت صاحب نے حضرت بانی سلسلہ کے ارشادات کے حوالے سے فرمایا کہ اپنے نفس کی سچی شناخت سے نور اترتا ہے۔ ہر احمدی کے لئے ضروری ہے کہ پہلے سچائی کے نور سے اپنے نفس کو دیکھے۔ جب دیکھے گا تو سچائی پیدا ہوگی اور اس کی بدیاں زائل ہونا شروع ہو جائیں گی۔ اس لئے اس سچائی کے اظہار میں کبھی تردد نہ کرو کہ ہمارے اندر یہ بدیاں موجود ہیں۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے حضرت بانی سلسلہ کے ارشادات کی تشریح میں فرمایا کہ دنیادار آدمی ایک عظمت کے بعد دوسری عظمت کے حاصل کرنے کی تمنا رکھتے ہیں مگر خدا والوں کی نظر میں دنیا کی ہر عظمت ہیچ اور ناکارہ ہو جاتی ہے اور یہی خدا کی طرف سے انہیں عظمت عطا کرنے کی علامت ہوتی ہے۔

حضرت بانی سلسلہ کا یہ ارشاد حضرت امام جماعت الرابع نے سنایا کہ حقیقت پر پہنچنے کے لئے ضروری ہے کہ حقیقت پر قدم ماریں۔ حضرت صاحب نے فرمایا سائنس کی ساری ترقیات حضرت بانی سلسلہ کے اس ایک جملے میں پوشیدہ ہیں۔ سائنسدان ایک حقیقت کو پاتا ہے تو اس سے اگلی حقیقت پر قدم مارتا ہے حضرت بانی سلسلہ نے فرمایا کہ فرضی تجویزیں اور خیالی منصوبے ہمیں کام تہیں دے سکتے۔ حضرت امام جماعت الرابع نے فرمایا کہ خاص طور پر جماعت احمدیہ کے تعلق میں یہ بات بہت ضروری ہے۔ کیونکہ ہم نے دنیا بھر کو سچائیوں کی راہ پر ڈالنا ہے اور بدیوں سے بچانا ہے۔ یہ اتنا بڑا کام ہے کہ اگر اللہ کی طرف سے سہارا نہ ہو تو یہ کام ہونا ممکن نہیں ہے۔

حضرت امام جماعت الرابع نے حضرت بانی سلسلہ کے ارشادات کے حوالے سے فرمایا کہ ہم تقویٰ سے ہی خدا کو راضی کر سکتے ہیں۔ تقویٰ پر اتنا زور دیا گیا ہے کہ ہر بات کی تان تقویٰ پر جا کر ٹوٹتی ہے۔ ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ کو قرار دیا گیا ہے۔ جتنے شیطان لوگ ہیں ان میں تقوےٰ کا کوئی نشان بھی نہیں ہوتا۔ تقویٰ کا مطلب ہے جو اللہ کو دیکھ کر ڈر رہا ہو۔ حضرت بانی سلسلہ نے فرمایا ہے کہ "سوائے میرے پیارے بھائیو! کوشش کرو تا کہ متقی بن جاؤ۔ بغیر عمل کے سب باتیں ہیچ ہیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ تقویٰ یہی ہے کہ تمام نقصانوں سے بچ کر خدا کی طرف قدم اٹھانا۔ اگر ٹھوکریں دکھائی نہیں دیں گی تو ان سے کیسے بچو گے۔

حضرت صاحب نے حضرت بانی سلسلہ کے ارشادات کے حوالے سے فرمایا کہ دلوں میں انکسار اور صفائی پیدا کرو۔ صرف تکبر سے دوری کافی نہیں بلکہ دلوں کو صاف کرنا بھی ضروری ہے۔ جیسے گھروں کو جب بنایا جاتا ہے تو پہلے موٹی موٹی باتیں ٹھیک کی جاتی ہیں پھر باریک باتوں کا حل ڈھونڈا جاتا ہے۔ یہی نفس کا حال ہے انکسار اور صفائی اور اخلاص پیدا کرو۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے فرمایا جب تک دین کو اللہ کے لئے خالص نہیں کرو گے تو قبول نہیں کئے جاؤ گے۔

احمدیہ ٹیلی ویژن کے اہم تازہ پروگرام

پیر - 6 اپریل 1998ء

11-05 صبح - درس کلام الٰہی 97-1-2
2-05 دوپہر - اردو کلاس
3-10 سہ پہر - خدام الاحمدیہ سپورٹس افتتاحی اجلاس
7-10 شام - ہومیو پیتھی کلاس

منگل 7-اپریل 1998ء

11-05 صبح - پشتو پروگرام خطبہ 96-8-30
2-10 دوپہر - اردو کلاس
3-15 سہ پہر - طبی معاملات تھائیرائڈ
7-05 شام - ترجمہ کلام الٰہی کلاس 98-4-7

احمدیوں نے موقف تبدیل نہیں کیا' مرزا طاہر احمد

لندن ۲۴ مارچ (امن نیوز) امام جماعت احمدیہ مرزا طاہر احمد نے کہا ہے کہ پاکستان کے اخبارات میں مولویوں کی طرف سے جماعت احمدیہ کے خلاف انتہائی لغو بے بنیاد اور بہتان پر مشتمل خبر چھاپی جارہی ہے اور پروپیگنڈہ کیا جارہا ہے کہ موجودہ مردم شماری کے دوران جماعت احمدیہ نے اپنا موقف تبدیل کر لیا ہے مرزا طاہر احمد نے ایک فیکس بیان میں کہا کہ میں بحیثیت امام جماعت احمدیہ عالمگیر اس مکروہ جھوٹ کو دور کرتا ہوں یہ محض جھوٹ کا پلندہ ہے ایک بھی احمدی نے ایسا نہیں کیا

روزنامہ امن کراچی بدھ 25-مارچ 1998ء

مردم شماری کے ضمن میں کسی قادیانی نے کلمہ طیبہ کا انکار نہیں کیا' مرزا طاہر احمد

☆☆ ربوہ (نامہ نگار) جماعت قادیانی کے امام مرزا طاہر احمد نے کہا ہے کہ پاکستان کے اخبارات میں علماء کی طرف سے جماعت احمدیہ کے خلاف ایک انتہائی بے بنیاد اور بہتان پر مشتمل خبر کو اچھالا جارہا ہے اور پروپیگنڈہ کیا جارہا ہے کہ موجودہ مردم شماری کے دوران جماعت احمدیہ نے اپنا موقف تبدیل کر لیا ہے اور اپنے آپ کو ان معنوں میں غیر مسلم تسلیم کر لیا ہے کہ وہ کلمہ طیبہ کا انکار کر رہے ہیں۔ لندن سے جاری ہونے والے بیان میں انہوں نے کہا کہ میں بحیثیت سربراہ جماعت احمدیہ عالمگیر اس الزام کی تردید کرتا ہوں۔ یہ خبر جھوٹ کا پلندہ ہے۔ ایک بھی احمدی نے مسلمان کی اس تعریف پر دستخط نہیں کئے جس کی رو سے کلمہ طیبہ کا اقرار کسی کو مسلمان قرار دینے کے لئے کافی نہیں ہوتا۔

روزنامہ "دن" لاہور 26 مارچ 1998ء

اندر کے صفحات پر

☆ خطبہ 14-نومبر 1997 صفحہ 2
☆ امامت رابعہ کی تحریکات صفحہ 6

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنی نماز کو بار بار کھڑا کریں اور امید رکھیں کہ بالآخر ہمیشہ کے لئے آپ کو نماز کی لذت اور طمانیت نصیب ہوگی

خطبہ ارشاد فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع بتاریخ 14- نومبر 1997ء بمطابق 14 نبوت 1376 ہجری شمسی بمقام بیت الفضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے فرمایا (-)

گزشتہ چند خطبات میں میں نے نماز کی اہمیت کی طرف جماعت کو توجہ دلائی اور اسی تعلق میں اپنی اردو کلاس میں بھی نماز ہی کے متعلق باتیں بچوں کو سمجھائیں جو ان کے لئے بھی مفید تھیں اور بڑوں کے لئے بھی مفید تھیں۔ آج سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کا بے انتہا شکر ادا کرتے ہوئے جماعت کو مطلع کرتا ہوں کہ ان خطبات کا بہت وسیع اثر پڑا ہے اور کئی دفعہ میں نے یہ دیکھا ہے کہ میری ڈاک میں بھاری تعداد میں ایسے خطوط شامل ہیں جن میں نماز سے متعلق احباب اپنی سابقہ کوتاہیوں پر اور غفلتوں پر معافی چاہتے ہیں، یعنی اللہ تعالیٰ سے معافی طلب کرتے ہوئے مجھے لکھتے ہیں کہ ہماری کایا پلٹ گئی ہے اور ہمارے گھر میں یوں معلوم ہوتا ہے کہ روحانیت جاگ اٹھی ہے۔ ہم بھی اور ہمارے بچے بھی ہماری بیویاں بھی جس حد تک اللہ نے توفیق عطا فرمائی ہے نمازوں کو سنوار کر پڑھنے لگے ہیں۔

اسی تعلق میں بہت ہی دلچسپ باتیں بھی احباب نے لکھی ہیں کہ اس سے پہلے ان کی نماز کی کیا کیفیت ہوا کرتی تھی بعض پڑھتے ہی نہ تھے، بعض پڑھتے تھے تو دل نہیں لگتا تھا، خیالات کا ہجوم ہوتا تھا جو کسی اور طرف ان کو گھیر کر لے جاتا تھا۔ بعض یہ بھی لکھتے ہیں کہ ہم نماز سے ہی بددل ہو چکے تھے لیکن اچانک شعور بیدار ہوا ہے اور یوں معلوم ہوا ہے کہ ہم نے اپنی گزشتہ زندگی ضائع کر دی ہے اور اب خدا تعالیٰ کے فضل سے ہم بڑی توجہ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہوتے ہیں۔ یہ بہت بڑا ایک احسان ہے خدا تعالیٰ کا کہ اس نے جماعت احمدیہ کو اس زمانے میں نماز کی طرف توجہ دینے کی توفیق عطا فرمائی ہے جبکہ دنیا کی توجہات نماز سے ہٹ رہی ہیں۔ ظاہر نمازیں تو ادا کی جاتی ہیں مگر ان نمازوں میں مغز کوئی نہیں اور جس طرح اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع چاہئے وہ ان نمازوں سے مفقود ہے۔ ہمیں اس سے غرض نہیں کہ کسی کی نمازوں کا کیا حال ہے، ہمیں اپنی نمازوں کی فکر کرنی چاہئے اور امر واقعہ یہ ہے کہ اس مضمون پر جتنا بھی زور دیا جائے کم ہے، زیادہ نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ نماز (صاحب ایمان) کا معراج ہے۔ نماز (صاحب ایمان) کی زندگی کا مرکزی نقطہ ہے۔ خواہ شروع میں سمجھ آئے یا نہ آئے رفتہ رفتہ ایک وقت ضرور ایسا آجاتا ہے کہ انسان کو اپنی نمازوں میں لذت محسوس ہونے لگتی ہے۔ اس تعلق میں حضرت (بانی سلسلہ) کے بعض اقتباسات میں آپ کے سامنے رکھوں گا۔

ایک دوسری خوشخبری میں جماعت کو یہ دینی چاہتا ہوں کہ نماز باجماعت کا تعلق چونکہ (بیوت الذکر) سے ہے اس سلسلے میں ایک (بیت الذکر) کے متعلق اللہ تعالیٰ نے یہ خوش خبری عطا فرمائی ہے یعنی (بیت) دوالمیال جہلم کے متعلق آپ کو یاد ہوگا کہ 30 جون 1997ء کو اس وقت جو سول جج نے جماعت کے متعلق فیصلہ کیا تھا وہ جماعت کے خلاف حکم امتناعی تھا۔ اگرچہ اس کا ابتدائی فیصلہ بہت مخالفانہ تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا کہ اس فیصلہ کے سنانے سے پہلے ہی اس نے کچھ تبدیلیاں کر دیں جس کے نتیجے میں وہ (بیت) کبھی بھی ہمارے ہاتھ سے باہر نہیں نکلی۔ اگرچہ وہ جمعہ جماعت نے گلیوں میں ادا کیا، بہت روتے ہوئے اور گریہ وزاری کے ساتھ التجائیں کیں لیکن اس کے باوجود (بیت الذکر) کا قبضہ نہیں چھوڑا اور مسلسل مخالفین کی طرف سے اس سلسلے میں کوششیں ہوتی رہیں کہ کسی طرح ان سے قبضہ نکال لیا جائے۔ ان کے خلاف اسی سلسلے میں مقدمہ بھی کیا گیا۔ لیکن 30 جون کا یہ فیصلہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ 10 نومبر کے فیصلے کے ذریعہ الٹ دیا گیا اور یہ فیصلہ ایڈیشنل سیشن جج چکوال نے کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ بہترین جزاء دے۔ انہوں نے دس نومبر کے اپنے فیصلے میں پہلے حکم امتناعی کو کلیتہً منسوخ کر دیا ہے۔ اب خدا تعالیٰ کے فضل سے (بیت الذکر) واپس قانونی طور پر بھی جماعت کے قبضے میں جا چکی ہے۔

یہ واقعہ جو دس نومبر کو گزرا یہ کوئی معمولی واقعہ نہیں۔ اس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے پہلے ہی دوالمیال ہی کی رہنے والی ایک نیک خاتون کو خوشخبری دی تھی کہ یہ واقعہ اسی طرح ہوگا۔ اور میری مراد (-) فضل الٰہی صاحب برمنگھم کی بیگم صاحبہ فضل نور صاحبہ سے ہے۔ لوگ تو اسے اتفاق کہیں گے مگر میں اسے تقدیر الٰہی سمجھتا ہوں کہ دس اکتوبر کو بروز جمعۃ المبارک جو Friday the 10th تھا فضل نور صاحبہ نے صبح اٹھ کر اپنی ایک رؤیا بیان کی جو اس طرح پر تھی کہ میں جماعت کو یہ خوشخبری دے رہا ہوں کہ گزشتہ فیصلہ منسوخ ہو چکا ہے اور اللہ تعالیٰ نے دوبارہ دوالمیال کی (بیت الذکر) احمدیوں کو دلا دی ہے۔ یہ دس اکتوبر Friday the 10th کا رؤیا ہے جو کچھ عرصے کے بعد فضل الٰہی صاحب نے بہت سے احباب کو سنائی جن میں ملک اشفاق احمد صاحب بھی گواہ ہیں۔ اور اب خدا تعالیٰ کے فضل سے آج کے جمعہ پر میں یہ اعلان کر رہا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے اس رؤیا کو بعینہٖ پورا کر دیا ہے اور Friday the 10th کی برکات میں سے ایک یہ برکت بھی ہے کہ وہ (بیت الذکر) بحال کر دی گئی۔

اس ضمن میں ایک ایسی افسوسناک اطلاع بھی دیتا ہوں جو افسوسناک بھی ہے مگر اپنے اندر فلاح کا پہلو بھی رکھتی ہے۔ یعنی چوہدری نذیر احمد صاحب گھوئینگی کی (راہ خدا میں جان کی قربانی) کے تعلق میں میں جماعت کو دعا کی طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں۔ وہ علاقہ بہت ہی گندہ اور قاتلوں کا علاقہ مشہور ہے جہاں یہ واقعہ ہوا ہے۔ وہاں روزمرہ ایک دوسرے کا قتل ایک عام سی بات ہے اور چوٹی کے ایسے مجرم قاتل اس علاقے میں دوڑتے پھرتے ہیں اور پولیس کو ان کے اوپر ہاتھ ڈالنے کی بھی جرات نہیں پڑتی۔ ایسے ہی بدقماش ڈاکو (-) نے ہمارے نذیر صاحب کی (راہ خدا میں جان لی) اور اب وہ اپنے آپ کو بچانے کی خاطر تمام علاقہ میں خوف و ہراس پھیلا رہے ہیں اور احمدیوں کی زندگی اجیرن کر دی ہے۔ گویا اس دباؤ کے نتیجے میں وہ اپنی گواہیوں سے باز آجائیں گے، اس مقدمے کی پیروی ترک کر دیں گے اور حکومت بھی ان کے رعب میں آکر ان کے خلاف قتل کے مقدمے کی کارروائی کو کمزور کر دے گی۔ یا جیسا کہ ہمارے ملک میں چلتا ہے وہ سمجھتے ہیں کہ بعید نہیں کہ حکومت عدالت کو حکم دے دے کہ اس مقدمے کو ختم سمجھا جائے۔ اس دوران ہمارے جو علاقے کے احمدی ہیں ان کو قتل کی بڑی خطرناک دھمکیاں بھی دی جا رہی ہیں۔ جہاں تک اس ساری دھمکیوں اور خوف و ہراس پھیلانے کی کوشش کا تعلق ہے۔ یہ دراصل (دعوت الی اللہ) سے تعلق رکھنے والی کوششیں ہیں۔ (-) یہ ایک انقلاب کا دور ہے جو انقلاب اس علاقہ میں بھی شروع ہوگا۔ اور اپنے قاتلوں کو بچانے کے لئے ان کی پوری توجہ اس طرف بھی ہے کہ اس ساری (دعوت الی اللہ کی) مہم کو جو جماعت نے شروع کر دی ہے اسے ناکام کر دیا جائے، اسے کلیتہً مفقود کر دیا جائے یا معدوم کر دیا جائے۔

یہ وجہ ہے جو میں اب جماعت کو توجہ دلا رہا ہوں کہ دعاؤں میں بھی اس بات کو خوب اچھی طرح یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ (-) سال عطا فرمایا ہے جس کی بہت برکتیں ہم نے دیکھی ہیں۔ اس کثرت سے برکتیں نازل ہوئی ہیں کہ آدمی حیران رہ جاتا ہے۔ ان کا کچھ ذکر میں پہلے بھی کرتا رہا ہوں کچھ آئندہ بھی (اللہ نے چاہا تو) زیادہ تر جلسہ سالانہ پر کروں گا۔ لیکن میں اس حوالے سے جماعت کو اللہ کے حضور یہ التجاء کرنے کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ ان سب (-) کو نامراد کر دے جنہوں نے جماعت کے خلاف یہ مہمات شروع کی ہیں اور جہاں تک جماعت کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

داعیین الی اللہ کا تعلق ہے میں ان سے کہتا ہوں کہ آگے بڑھتے رہیں۔ ویسے بھی تو اس ملک میں بے شمار قتل ہوتے رہتے ہیں (۔) تو جماعت کے اندر اگر ایک دو (راہ خدا میں قربان) بھی ہو جائیں تو ہرگز فی الحقیقت مضائقہ نہیں۔ ان کے جانے کا دکھ ضرور پہنچتا ہے لیکن اس سے بہتر اور کوئی موت ممکن نہیں کہ انسان (راہ خدا میں قربان) ہو جائے۔

اس لئے حتی الامکان جہاں تک بھی آپ سے ہو سکتا ہے **آپ احتیاط سے کام لیں اور حکمت سے کام لیں۔** یہ بزدلی کی وجہ سے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے (۔) احکامات کی روشنی میں کہہ رہا ہوں کہ (دعوت الی اللہ) میں حکمت سے کام لینا اولیت رکھتا ہے اور سب سے زیادہ (کلام الٰہی) نے (دعوت الی اللہ) کے دوران حکمت پر زور دیا ہے۔ اس حکمت میں یہ بات داخل ہے کہ اپنی جان سے انسان نہیں ڈرتا بلکہ لوگوں کے روحانی فائدہ کی خاطر اس مہم کو اس طرح چلانا چاہتا ہے کہ لوگ ڈر نہ جائیں۔ جو احمدی بے دھڑک (دعوت الی اللہ) کرتا ہے ظاہر ہے کہ وہ ڈرتا نہیں لیکن یہ خوف اس کو ضرور دامن گیر رہنا چاہئے کہ (دعوت الی اللہ) اس طرح بے دھڑک نہ ہو کہ وہ لوگ جو ابھی جماعت میں شامل نہیں وہ ڈرنے لگ جائیں اور ان کی راہ میں یہ (جان قربان کرنے کے واقعات) روک بن جائیں۔ پس یہ ایک پل صراط ہے جس پر سے ہمیں گزرنا ہے۔ غیر اللہ کے خوف سے کلیتہً پاک رہتے ہوئے اللہ کی خاطر بنی نوع انسان کی ہدایت کی خاطر ایسا طریق کار اختیار کیا جائے کہ لوگ احمدیت سے ڈر کر نہ بھاگیں۔ یا اگر یہ دعا بھی ساتھ کی جائے کہ ان کے دلوں کے خوف خدا دور فرمادے' وہ بھی بے دھڑک ہو کر آگے بڑھیں اور اگر (راہ خدا میں جانیں قربان کرنا) پہلے احمدیوں کے مقدر میں ہیں تو وہ بھی (راہ خدا میں جان دینے) کے لئے اپنے آپ کو کھلم کھلا آمادہ پائیں اور دل میں اس کے لئے جوش رکھیں۔ ایسے بھی واقعات ہوتے ہیں۔ چنانچہ کئی نو احمدی (راہ خدا میں قربان) ہوئے ہیں جن کے علم میں تھا کہ یہ جرم یعنی اللہ تعالیٰ کی بات کو ماننے کا جرم لوگوں کی نگاہ میں ایسا بھیانک ہے کہ اس کے نتیجے میں بعض انسانوں کو جانیں کھو دینی پڑتی ہیں۔ یہ جانتے ہوئے' اس بات کا اقرار کرتے ہوئے کہ ہاں یہ رستہ کٹھن ہے انہوں نے پھر بھی اس دعا کی التجاء کے ساتھ خط لکھے کہ خدا تعالیٰ ہمیں اس راہ میں (جان قربان کرنے) کی توفیق بخشے۔ پس یہ نئے نئے سلسلے چل پڑے ہیں' نئے نئے طریق پر روحیں بیدار ہو رہی ہیں۔ عمومی طور پر تو یہی دعا ہے جو ہمیں پیش نظر رکھنی چاہئے کہ اے اللہ ہمیں حکمت کے ساتھ خدمت کی توفیق عطا فرما۔ ایسی حکمت کے ساتھ لوگوں کو اپنی راہ کی طرف بلانے کی توفیق عطا فرما کہ اس کے نتیجے میں لوگ جوق در جوق آئیں اور ان کی راہیں روکی نہ جاسکیں۔ یہی دعا ایک کامل دعا ہے میرے نزدیک' اس پہلو سے کہ اس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارا کام جاری رہے گا اور بزدلی پیدا نہیں ہوگی۔

نماز کے تعلق میں جیسا کہ میں نے عرض کیا بہت سے احباب خط لکھ رہے ہیں' بہت سے بچے بھی خط لکھ رہے ہیں اور معلوم ہوتا ہے کہ ایک ولولہ سا پیدا ہو گیا ہے جماعت میں اور یہ دور جو ہے وہ آئندہ بہت ہی بابرکت ادوار کو جنم دے گا' ان کو پیدا کرنے کا موجب بنے گا۔ ابھی بھی ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو شمار نہیں کر سکتے۔ جب دیکھتے ہیں تو فی الحقیقت روحیں خدا تعالیٰ کو سجدہ کرتی ہیں۔ ایسا سجدہ جو روح کی پاتال تک خدا سے مطمئن ہونے کے نتیجے میں ہوتا ہے۔ اللہ سے ہر انسان کو مطمئن تو رہنا چاہئے لیکن بعض دفعہ زبانی اطمینان کا اظہار کیا جاتا ہے مگر کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ روح اپنے پاتال تک' آخری انتہاء تک خدا تعالیٰ سے راضی ہو جاتی ہے۔ اسی کو راضیۃً مرضیۃً کے لئے مقدر کیا جاتا ہے۔ اب حالات ایسے ہیں کہ **یہ خدا تعالیٰ کی رضا اس طرح کثرت کے ساتھ احمدیوں کو اور احمدیوں کے دلوں کو اپنی لذت سے مغلوب کر رہی ہے اور یہ سلسلہ آئندہ اور بہت سی برکتوں کا موجب بننے والا ہے۔** اس لئے نماز کے سلسلے کو جاری رکھیں اور پھر دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ خدا تعالیٰ کے کس قدر بے پایاں احسانات ہم پر نازل ہو رہے ہیں۔

حضرت (بانی سلسلہ) کے جن اقتباسات کو میں پڑھ رہا تھا اب میں ان میں سے پہلا اقتباس جو میرے سامنے ہے شروع کرتا ہوں فرمایا:۔ "جس طرح بہت دھوپ کے ساتھ آسمان پر بادل جمع ہو جاتے ہیں اور بارش کا وقت آ جاتا ہے۔ **ایسا ہی انسان کی دعائیں ایک حرارت ایمانی پیدا کر دیتی ہیں** اور پھر کام بن جاتا ہے۔ نماز وہ ہے جس میں سوزش اور گدازش کے ساتھ اور آداب کے ساتھ انسان خدا تعالیٰ کے حضور میں کھڑا ہوتا ہے۔" سوزش اور گدازش جو بے چینی پیدا کرتی ہیں' ایک آگ سی دل میں لگ جاتی ہے اس کے تعلق میں حضرت (بانی سلسلہ) نے ادب کی طرف توجہ دلائی ہے۔ یہ بھی حضرت (بانی سلسلہ) کے عرفان کا ایک ثبوت ہے ورنہ عام طور پر یہ تحریر اس طرح نہیں ملتی۔ ہر انسان یہی کہتا ہے کہ جو سوزش اور گدازش سے دعائیں کی جاتی ہیں وہ قبول ہوتی ہیں اس لئے سوزش اور گدازش سے اپنی نمازوں کو سنواریں۔ حضرت (بانی سلسلہ) فرماتے ہیں۔ "سوزش اور گدازش کے ساتھ اور آداب کے ساتھ انسان خدا تعالیٰ کے حضور میں کھڑا ہوتا ہے" ادب کے پہلو کو اس سوزش اور جنون کی حالت میں نظر انداز نہیں کرتا۔ ورنہ سوزش کی حالت میں انسان بعض دفعہ ایسے مطالبے کر بیٹھتا ہے' اس رنگ میں مطالبے کر بیٹھتا ہے جو ایک اعلیٰ مقتدر ہستی کے سامنے ایک قسم کی بے ادبی بن جاتی ہے۔

"مگر ایسا ہو کہ جب انسان بندہ ہو کر لاپرواہی کرتا ہے تو خدا کی ذات بھی غنی ہے۔ اور ہر ایک امت اس وقت تک قائم رہتی ہے جب تک اس میں توجہ الی اللہ قائم رہتی ہے۔" یہاں انفرادی نمازوں کی بجائے قومی طور پر امتوں کے زندہ ہونے کا ذکر فرما رہے ہیں اور زندہ رہنے کا ذکر فرما رہے ہیں۔ اس پہلو سے اس اقتباس کو میں نے سب سے پہلے رکھا ہے کہ یہ جماعتی زندگی سے تعلق رکھتا ہے۔ حضرت (بانی سلسلہ) فرماتے ہیں "ہر ایک امت اس وقت تک قائم رہتی ہے جب تک اس میں توجہ الی اللہ قائم رہتی ہے۔ ایمان کی جڑ بھی نماز ہے۔ اور بعض بے وقوف کہتے ہیں کہ خدا کو ہماری نمازوں کی کیا حاجت ہے" ایمان کی جڑ نماز ہے لیکن نماز ایمان کو پیدا کرتی ہے یہ تضاد کیا ہے۔ ایمان کی جڑ ہے اور نماز ایمان ہی کے نتیجے میں پیدا ہوتی ہے یہ مضمون خدا تعالیٰ نے سورہ بقرہ کے شروع میں یوں سمجھا دیا کہ ایک ایمان کی حالت ایمان بالغیب کی حالت ہوتی ہے۔ جن لوگوں کو ایمان بالغیب نصیب ہو (۔) وہ لوگ ہیں جو نماز کو قائم کرتے ہیں۔ لیکن ایک ایمان نماز میں سے پھوٹتا ہے وہ ایمان بالغیب نہیں رہتا' وہ ایسا ایمان ہے جس میں انسان خدا کو اپنے سامنے دیکھ لیتا ہے۔ اور اگر دیکھ نہیں سکتا تو حدیث کے مطابق' کم سے کم یہ محسوس کرتا ہے کہ خدا مجھے دیکھ رہا ہے اور اس کے مطابق اپنے آپ کو سنوارتا ہے۔ اللہ دیکھتا ہے یہ احسان کا مضمون ہے اور یہی وجہ ہے حضرت (بانی سلسلہ) نے اپنے اس عظیم کلام میں بار بار یہی فرمایا سبحان من یرانی' سبحان من یرانی اور یہ حالت بتا رہی ہے کہ حضرت (بانی سلسلہ) فی الحقیقت ہمیشہ نماز ہی کی حالت میں رہتے تھے کیونکہ آنحضرت ﷺ نے احسان کے مضمون کو نماز سے باندھا ہے اور فرمایا کہ احسان کی اول حالت یہ ہے کہ گویا تم خدا کو دیکھ رہے ہو یا کم سے کم یہ کہ خدا تمہیں دیکھ رہا ہے اور اس خدا کے دیکھنے میں بہت مزے مزے کی باتیں شامل ہیں اللہ دیکھ رہا ہے کہ یہ بندہ کیسے نماز پڑھ رہا ہے۔ جب کسی پیارے کی طرف توجہ ہو اور یہ یقین ہو کہ وہ دیکھ رہا ہے تو دل کی عجیب کیفیت ہو جاتی ہے۔ پس دیکھنے کا مضمون ہے جو نماز سے بہت گہرا تعلق رکھتا ہے اور اس مضمون پر جتنا بھی بیان کیا جائے کم ہو گا۔ چنانچہ میں نے حضرت (بانی سلسلہ) کی اس نظم کے تعلق میں کثرت سے بعض خطبات میں' بعض تقاریر میں' بعض گفتگو کے دوران یہ بیان کیا ہے کہ **سبحان من یرانی کے اندر بڑے کثرت کے ساتھ مضامین شامل ہیں۔** انسان کی زندگی میں کوئی لمحہ ایسا نہیں آتا جب وہ بے خبر ہو سکے۔ جس کو ہر وقت دیکھا جا رہا ہو اس میں جرات کیسے ہو سکتی ہے کہ وہ گناہ میں مبتلا ہو لیکن اس سے بہت بڑھ کر یہ مضمون ہے جو پیش نظر رہنا چاہئے کہ کوئی دیکھ رہا ہے تو محبت سے دیکھ رہا ہے۔ جب یہاں پہنچتے ہیں تو نماز کی کایا پلٹ جاتی ہے۔ انسان ایسی نمازیں پڑھے کہ خدا کے پیار کی نظریں پڑنے لگیں اور یہ حالت اگر زندگی بھر اسی طرح رہے تو وہ زندگی نماز بن جاتی ہے۔

(۔) یہ وہ حالت ہے جس حالت کی طرف حضرت (بانی سلسلہ) ان الفاظ میں اشارہ فرماتے ہیں سبحان من یرانی جو بھی میں سوچتا ہوں' جو بھی میں کرتا ہوں' جو کچھ میں خدا کے حضور عجز اور انتہائی تذلّل کے ساتھ عرضداشت کرتا ہوں ان سب باتوں پر اللہ کی نظر ہے۔ میری دعاؤں کو قبول فرماتا ہے۔ میرے دشمنوں سے خود نپٹتا ہے۔ میں سویا ہوں تو وہ جاگتا رہتا ہے گویا ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی نظر مجھ پر ہے۔

اس کیفیت کو پیدا کرنے کے لئے اپنی نمازوں کو سنواریں اور یہ ایک بڑا لمبا سفر ہے۔ یہاں پہنچ کر مجھے یہ تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ اکثر جو میرے مخاطب ہیں ان کو علم نہیں کہ کتنا مشکل کام ہے۔ مشکلوں سے گھبرانا بھی نہیں چاہئے۔ لیکن مشکلوں کو نظر انداز کر کے انسان سمجھے کہ بہت آسان راہ کی طرف بلایا جا رہا ہے یہ درست نہیں ہے۔ راہ آسان ہو سکتی ہے اسی صورت میں کہ اللہ اس راہ کو آسان کرنے کا فیصلہ فرمائے اور یہی بات ہے جس کی طرف حضرت (بانی سلسلہ) نے توجہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دلائی ہے۔ (۔) تیری ہی عبادت کرتے ہیں' تیری ہی عبادت کریں گے کسی اور کی طرف نہیں دیکھیں گے۔ لیکن ایاک نستعین بڑا مشکل کام ہے تیری مدد کے بغیر ممکن نہیں ہے۔

پس حضرت (بانی سلسلہ) اس موقع پر فرماتے ہیں بعض بیوقوف لوگ کہہ دیتے ہیں کہ خدا کو ہماری نمازوں کی کیا حاجت ہے **خدا کو حاجت نہیں' ہمیں خدا کی حاجت ہے جو ہمیشہ رہے گی۔** اور یہی عبادت کا مفہوم ہے جس پر میں پچھلے خطبہ میں روشنی ڈال چکا ہوں۔ مگر یہ حاجت روائی خدا ہی کرے گا اور اسی سے التجا کرتے رہنا چاہئے کہ وہ ہماری مدد فرمائے۔ ورنہ جیسا کہ نماز کے متعلق میں اور اقتباسات آپ کے سامنے رکھوں گا۔ بعض لوگ اس کو سن کر خوف سے کانپنے لگیں گے کہ یہ نمازیں ہیں جو ہم نے ادا کرنی ہیں۔ کیسے ممکن ہے کہ ہم اپنی نمازوں کو سنوارتے ہوئے ان نمازوں کے مطابق بنالیں جن کی توقع حضرت (بانی سلسلہ) جماعت سے رکھتے ہیں۔

یہاں مختصرا آپ فرماتے ہیں "خدا کو حاجت نہیں مگر تم کو تو حاجت ہے کہ خدا تعالیٰ تمہاری طرف توجہ کرے" یہ وہی توجہ احسان والی توجہ ہے۔ "خدا کی توجہ سے بگڑے ہوئے کام سب درست ہو جاتے ہیں۔ نماز ہزاروں خطاؤں کو دور کر دیتی ہے اور ذریعہ حصول قرب الٰہی ہے۔" ملفوظات جلد 7 صفحہ 378 سے اقتباس لیا گیا ہے۔ حضرت (بانی سلسلہ) متقی کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں "متقی کی دوسری صفت یہ ہے کہ (۔) وہ نماز کو کھڑی کرتے ہیں۔ متقی سے جیسا ہو سکتا ہے نماز کھڑی کرتا ہے یعنی کبھی اس کی نماز گر پڑتی ہے پھر اسے کھڑا کرتا ہے۔ یعنی متقی خدا تعالیٰ سے ڈرا کرتا ہے اور وہ نماز کو قائم کرتا ہے۔ اس حالت میں مختلف قسم کے وساوس اور خطرات بھی ہوتے ہیں جو پیدا ہو کر اس کے حضور میں حارج ہوتے ہیں"

یہ وہ سلوک کی راہ ہے جس میں سے ہم سب کو گزرنا پڑتا ہے۔ اور کوئی انسان یہ نہ سمجھے کہ میں نے نماز شروع کی ہے بڑے خلوص اور توجہ سے اور مختلف قسم کے وساوس ہیں جو پریشان کئے رکھتے ہیں۔ کوئی نہ کوئی دنیا کا جھگڑا سامنے آجاتا ہے۔ کوئی فکر' کوئی غم' کوئی تمنا دل پر قبضہ کر لیتی ہے اور بار بار نماز سے توجہ ہٹتی ہے۔ حضرت (بانی سلسلہ) یہ فطرت کا راز آپ کو سمجھا رہے ہیں کہ ایسا ہونا لازم ہے۔ یہ ضروری نہیں کہ آپ کے ایمان کی خرابی کے نتیجے میں ایسا ہو۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو خدا تعالیٰ نماز کو کھڑی کرنے کا حکم نہ دیتا جو بعض لوگوں کے لئے زندگی بھر کا مسئلہ ہے۔

اس لئے دو باتیں ہیں جن پر آپ کو توجہ دینی چاہئے ایک تو یہ کہ نماز ضرور گرتی رہے گی اور لمبے عرصہ تک ایسا ہوتا رہے گا اور ہر دفعہ آپ کو توجہ دے کر' محنت کر کے اس کو کھڑا کرنے کی کوشش کرنی ہوگی۔ مایوسی کا مقام نہیں مگر خوف کا مقام ضرور ہے۔ اگر ایسی نماز جو گرتے گرتے گر ہی پڑے اور انسان اس سے غافل ہو جائے تو یہ طمع کا مقام نہیں کہ انسان سمجھے کہ ہاں میں ٹھیک ہو جاؤں گا' یہ خوف کا مقام ہے۔ انسان سمجھے کہ میں تو مر چکا ہوں۔ یہ نماز جس میں انسان کے دل کا احساس مر جائے اور وہ بے خوف ہو جائے نمازیں پڑھتا ہے' ٹکریں مارتا ہے واپس چلا جاتا ہے۔ ساری عمر بعضوں نے نمازیں پڑھیں' اسی طرح پڑھیں' اس کو پتہ ہی نہ لگے کہ میری نماز وہ نماز ہے ہی نہیں جو خدا چاہتا ہے اور ہر نماز میں دنیاوی خیالات گھیرے رہیں اگر اس حالت تک انسان پہنچ جائے تو پھر وہ نماز انسان پر لعنتیں ڈالنے لگتی ہے اور اللہ کا کلام ایسے انسان پر لعنتیں ڈالتا ہے۔ (۔) یہ صورت حال کہ نماز بار بار گرتی ہے اس صورت سے خوف زدہ ہونے کی ضرورت نہیں۔ خوفزدہ اس بات سے ہونا چاہئے کہ کیا واقعۃً اس گرتی ہوئی نماز کو سنبھالنے کی کوشش کرتے ہیں کہ نہیں۔ اگر کرتے ہیں تو پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ وعدہ ہے کہ خدا تعالیٰ بالآخر تمہاری تضرعات کو سنے گا اور تمہاری مدد کے لئے اپنا ہاتھ بڑھائے گا۔ پس میں امید رکھتا ہوں کہ جماعت اس مضمون کی باریکی کو سمجھتے ہوئے اس طرح نماز کو کھڑا کرنے کی کوشش کرے گی۔

اب حضرت (بانی سلسلہ) کا باقی اقتباس میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ "متقی خدا تعالیٰ ڈرا کرتا ہے۔" یعنی یہاں اس کا یہ خوف ہے کہ میری نماز کھڑی نہیں ہو رہی میں کیا کروں۔ "وہ نماز کو قائم کرتا ہے اس حالت میں مختلف قسم کے وساوس اور خطرات بھی ہوتے ہیں جو پیدا ہو کر اس کے حضور میں حارج ہوتے ہیں اور نماز کو گرا دیتے ہیں۔ لیکن یہ نفس کی اس کشاکش میں بھی نماز کو کھڑا کرتا ہے۔" گرتے ہوئے دیکھتا ہے لیکن ہمت نہیں ہارتا۔ "کبھی نماز گرتی ہے مگر پھر اسے کھڑا کرتا ہے اور یہی حالت اس کی رہتی ہے کہ وہ تکلف اور کوشش سے بار بار اپنی نماز کو کھڑا کرتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنے اس کلام کے ذریعہ ہدایت کرتا ہے۔" جس کلام کی طرف اشارہ ہے وہ (ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں) کا مضمون ہے جو حضرت (بانی سلسلہ) بیان فرما رہے ہیں۔ "اس وقت (۔) ان کی یہ حالت ہو جاتی ہے کہ وہ اس کشمکش اور وساوس کی زندگی سے نکل جاتے ہیں۔" یعنی وہ انسان جو عمر بھر یہ کوشش کرے گا اس کی عمر میں کبھی ایسا وقت بھی آئے گا کہ ساری کوششیں اس کے ماضی کی ایک بھیانک خواب بن جاتی ہیں اور اس خواب کی بہترین تعبیر ظاہر ہوتی ہے یعنی بقیہ زندگی پہلی زندگی سے ایک بالکل مختلف زندگی ہو جاتی ہے۔ وہ وقت ہے جب کہ نماز میں لذت آتی ہے۔

اب میں آپ کو اس ضمن میں یہ بات سمجھا دینا چاہتا ہوں **کہ نماز میں لذت گرتی ہوئی حالت میں بھی آجاتی ہے** اور وہی لذت ہے جو بڑھتے بڑھتے بالآخر اس حالت پر پہنچ جاتی ہے کہ صرف لذت ہی رہ جاتی ہے اور تھکاوٹ ختم ہو جاتی ہے۔ اس لئے یہ انتظار نہ کریں کہ نماز کو کھڑا کر رہے ہیں اور کبھی لذت محسوس نہ ہو اور سمجھیں کہ آخر لذت آجائے گی' یہ جھوٹ ہے۔ نماز کو اللہ تعالیٰ مختلف وقتوں میں انسان کے لئے لذت کا موجب بناتا رہتا ہے اور خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ لقمے ہیں جو کھلائے جاتے ہیں تو انسان میں لذت پڑتی ہے۔ اگر بارہا یہ لقمے نہ کھلائے جائیں تو ایسے انسان کی کوششیں وہ سمجھتا بھی ہو کہ کامیاب ہیں حقیقت میں اکارت جائیں گی۔ نماز کو کھڑا کرنے کے دوران آپ کو وہ لذت محسوس ہونی چاہئے جو انسان کو اس وقت ہوتی ہے جب اس کا خیمہ جھکڑ چلنے کے نتیجے میں گر جاتا ہے۔ اور پھر وہ اس کو کھڑا کر کے کچھ دیر اس میں آرام کرتا ہے۔ وہ آرام کی حالت لازماً اس تجربے کے دوران محسوس ہونی چاہئے اور یہ حالت بڑھتی رہتی ہے یہاں تک کہ وہ گرا ہوا خیمہ ایک دفعہ کھڑا ہوتا ہے پھر دوبارہ' پھر دوبارہ یہاں تک کہ انسان اسے اور زیادہ مضبوط رسوں سے باندھتا ہے اور مضبوط میخوں سے زمین میں گاڑتا ہے تب وہ خیمہ ہمیشہ کے لئے اطمینان کا موجب بن جاتا ہے اور بیرونی مصائب سے بچا لیا جاتا ہے۔ پس **اپنی نماز کو باربار کھڑا کریں اور امید رکھیں کہ بالآخر ہمیشہ کے لئے آپ کو نماز میں لذت اور طمانیت نصیب ہو گی۔** مگر اس سے پہلے وہ آثار ضرور ظاہر ہوں گے جن کو دیکھ کر آپ کہہ سکتے ہوں کہ اللہ تعالیٰ (نے چاہا تو) میں اب خدا کے فضل کے ساتھ کامیاب ہو جاؤں گا۔

فرمایا "یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنے اس کلام کے ذریعہ ہدایت عطا کرتا ہے۔ اس وقت بجائے (۔) کے ان کی یہ حالت ہو جاتی ہے کہ وہ اس کشمکش اور وساوس کی زندگی سے نکل جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اس غیب کے ذریعہ انہیں وہ مقام عطا کرتا ہے جس کی نسبت فرمایا ہے کہ بعض آدمی ایسے کامل ہو جاتے ہیں کہ نماز ان کے لئے بمنزلہ غذا ہو جاتی ہے" تو آپ نے دیکھا کلام (حضرت بانی سلسلہ) کس طرح بیچ میں اللہ تعالیٰ اس غیب کے ذریعے سے انہیں وہ مقام عطا کرتا ہے یعنی پہلے جو تقویٰ کی حالت تھی وہ ایک غیب کے ایمان کے ذریعہ قائم رہی اور اس غیب کی حالت کو پھر تبدیل کر کے پھر خدا حاضر ہو جاتا ہے۔ اور جب خدا اس غیب کو حاضر میں بدل دے وہ حالت ہے جو ہمیشہ کے لئے اس کے سامنے اس کے حضور میں قائم رہتی ہے کبھی کسی لحہ پھرتی نہیں ہے۔ مجھے حیرت ہوتی ہے حضرت (بانی سلسلہ) کا کلام پڑھتے ہوئے کہ وہ اندھے (۔) جو اس کلام کے سقموں کی تلاش میں عمریں ضائع کر دیتے ہیں ان کو دکھائی نہیں دیتا کہ یہ ایک عارف باللہ اور کامل عارف باللہ کا کلام ہے (۔)

"بعض آدمی ایسے کامل ہو جاتے ہیں کہ نماز ان کے لئے بمنزلہ غذا ہو جاتی ہے اور نماز میں ان کو وہ لذت اور ذوق عطا کیا جاتا ہے جیسے سخت پیاس کے وقت ٹھنڈا پانی پینے سے حاصل ہوتا ہے۔" یہ ذوق ہر کس وناکس کو اپنی نمازوں کو سنوارنے کے دوران نہیں ملا کرتا۔ ہاں کبھی کبھی واقعۃً نماز' یوں لگتا ہے جیسے ٹھنڈا پانی پی کر اپنی پیاس بجھائی جا رہی ہو۔ وہ اضطرار کی حالت کی نمازیں بھی ہوتی ہیں اور اس کوشش کے دوران بعض دفعہ خدا تعالیٰ انسان کو اپنی رحمانیت کا ایسا جلوہ دکھاتا ہے اور اس کے احسانات کی طرف انسان کی توجہ اس طرح پھر جاتی ہے کہ اس وقت واقعۃً نماز' یوں معلوم ہوتا ہے جیسے کسی سخت پیاسے نے بہت ٹھنڈے پانی کا گلاس منہ سے لگا لیا ہے اور وہ ختم کرنے کو دل نہیں چاہتا۔ جب ایک دفعہ سیری ہو جائے تو پھر دوبارہ اس کی پیاس بھڑک اٹھتی ہے پھر سیری ہو جائے پھر اس کی دوبارہ پیاس بھڑک اٹھتی ہے۔ "...... جیسے سخت پیاس کے وقت ٹھنڈا پانی پینے سے حاصل ہوتا ہے کیونکہ وہ نہایت رغبت سے اسے پیتا ہے اور خوب سیر ہو کر حظ حاصل کرتا ہے یا سخت بھوک کی حالت ہو اور اسے نہایت ہی اعلیٰ درجے کا خوش ذائقہ کھانا مل جاوے جس کو کھا کر وہ بہت خوش ہوتا ہے۔ **یہی حالت پھر نماز میں ہو جاتی ہے اور وہ نماز اس کے لئے ایک قسم کا نشہ**

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہو جاتی ہے-" اب وہ نماز ایک قسم کا نشہ ہو جاتی ہے۔ "جس کے بغیر وہ سخت کرب اور اضطراب محسوس کرتا ہے۔" یہ مطلب نہیں ہے کہ دو نمازوں کے درمیان انسان ہمیشہ وقت گزارتا ہے تو سخت کرب اور اضطراب کی حالت میں گزارتا ہے نشہ کی مثال دے کر ایک بہت ہی لطیف مضمون پیدا فرما دیا گیا ہے۔ ایک نشئی کو جب نشہ کی وہ دوا مل جائے جسے اب ہم آج کل ڈرگ (Drug) کہتے ہیں جس سے اسے نشہ کی حالت پیدا ہو جائے تو یہ نشے کی حالت فوراً زائل نہیں ہوا کرتی۔ کچھ عرصے کے بعد پھر وہ بھوک چمکتی ہے جیسے کھانا کھانے کے بعد کچھ عرصے تک انسان سیر ہی رہتا ہے' پانی پی کر کچھ عرصے تک انسان سیر ہی رہتا ہے۔ یہ نہ سمجھیں کہ دو نمازوں کے درمیان ہر وقت ایک ابتلاء سا آیا ہوا ہے سخت کرب کی حالت ہو' یہ حالت ایسے نہیں ہوا کرتی۔ حضرت (بانی سلسلہ) کے اقتباسات کو جو میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں غور سے سنیں' غور سے سمجھیں تو بات بالکل کھل جاتی ہے۔ پیاس بھی مٹ جایا کرتی ہے' بھوک بھی مٹ جایا کرتی ہے' نشہ بھی اتر جایا کرتا ہے مگر پھر بھڑکتا ہے' نشہ بھی بھڑکتا ہے' پیاس بھی بھڑکتی ہے' بھوک بھی بھڑکتی ہے۔ تو اس طرح بار بار انسان خدا کی طرف لوٹتا ہے اور یہی حکمت پانچ نمازوں میں ہے۔ وہ انسان جس کو توفیق ہو پانچ وقت کھاتا بھی ہے اور جس کو توفیق ہو پانچ وقت ایسے لذت کے مشروب پیتا بھی ہے کہ اس کی روح سرور پاتی ہے۔ لیکن جسے لذت کے مشروب پینے کی توفیق نہ ہو تو بڑھی ہوئی پیاس ہر پانی کو سب سے زیادہ لذیذ مشروب بنا دیتی ہے۔ اس لئے غریبوں کے لئے کوئی محرومی نہیں۔ ہر شخص دن کے وقت ٹھنڈے پانی سے لطف اٹھا سکتا ہے اور اگر ٹھنڈا پانی نہ بھی نصیب ہو تو جب پیاس بھڑک اٹھے ہر پانی ٹھنڈا لگتا ہے۔ ہر پانی انسان اس طرح پیتا ہے کہ اس کی "ڈیک" نہ ٹوٹے۔ پنجابی میں "ڈیک ٹوٹنا" کہتے ہیں' جی چاہتا ہے پیتا ہی چلا جائے۔ تو حضرت (بانی سلسلہ) نے دیکھیں کس طرح مختلف مثالیں بیان فرما فرما کر نماز کے مضمون کو ہم پر کھول دیا ہے۔

فرمایا اس کی محبت اللہ تعالیٰ سے محبت ذاتی کا رنگ رکھتی ہے۔ جب یہ کیفیت پیدا ہو جائے خدا تعالیٰ سے ایک ذاتی محبت پیدا ہو جاتی ہے اس میں کوئی تکلف اور بناوٹ نہیں ہوتی۔ کوشش کر کے اس محبت کو زندہ نہیں رکھنا پڑتا۔ **وہ محبت آپ کو زندہ کرتی ہے اور آپ کو زندہ رکھتی ہے۔** اور ایسے محبوب سے ہر وقت چمٹا رہنا بھی ممکن نہیں ہے۔ انسان لازماً ان محبوبوں سے جدا بھی تو ہوتا ہے۔ لیکن جتنی لمبی جدائی ہو اتنا ہی ملنے کا زیادہ مزہ آتا ہے۔ یہ کیفیت ہے جو نمازوں کی صورت میں ہمیں اللہ تعالیٰ سے اس طرح پیار سے ملاتی ہے کہ جیسے محبوب کو قریب سے دیکھنے سے انسان لذت پاتا ہے ویسا ہی نماز کے دوران اپنے اللہ کو اپنے قریب دیکھ کر انسان لذت پاتا ہے۔

فرماتے ہیں "ماکولات اور مشروبات اور دوسری شہوات میں لذت اٹھاتے ہیں اس سے بہت بڑھ چڑھ کر وہ (صاحب ایمان) متقی نماز میں لذت پاتا ہے۔" اب یہ لفظ شہوات ہے جس کی طرف توجہ کی ضرورت ہے۔ کیونکہ جتنے عارفین ہیں وہ یہ بیان کرتے ہیں کہ دنیا کی کسی چیز میں وہ لذت نہیں ہے جو انسان اللہ تعالیٰ کی صفات کو سمجھنے کے بعد اس کے قرب سے لذت پاتا ہے۔ اب بعض نادان اور بے وقوف یہ کہہ سکتے ہیں کہ انسانی شہوات میں اس سے زیادہ لذت ہے۔ حالانکہ اس مضمون کو سمجھنے کی ضرورت ہے کہ بھوک ہو' پیاس ہو یا جنسی خواہش ہو یہ ساری چیزیں ایک طلب کے پیدا ہونے اور بعد میں اس کے مٹنے کا نام ہے۔ ہر لذت ایک طلب کے نتیجے میں پیدا ہوتی ہے۔ اگر وہ طلب نہ رہے تو لذت پیدا ہو ہی نہیں سکتی۔ اس لئے اگرچہ ہم بظاہر کھانے کی بات کرتے ہیں' پینے کی بات کرتے ہیں' جنسی لذت کی بات کرتے ہیں لیکن یہ مرکزی نقطہ ان سب میں مشترک ہے۔ طلب ہے تو مزہ ہو گا۔ طلب نہیں ہے تو مزہ نہیں ہو گا۔ اور جتنی طلب زیادہ ہو گی اتنا مزہ دوسرے مزے پر غالب آتا چلا جائے گا۔ پس نعوذ باللہ من ذلک' اللہ تعالیٰ کا شہوت نفسانی سے تو کوئی تعلق نہیں اور کھانے سے بھی اس کا کوئی تعلق نہیں' پینے سے بھی کوئی تعلق نہیں۔ یہ مادی چیزیں ہیں جو مادی حاجات کو پورا کرنے کے لئے استعمال ہوتی ہیں۔ مگر یہ راز ہمیں سمجھا دیتی ہیں کہ طلب ہو گی تو مزہ ہو گا' طلب نہیں ہو گی تو مزہ نہیں ہو گا۔ اب پیاس کو دیکھ لیں جس کی پیاس بجھی ہوئی ہو ویسے ہی بیٹھا ہو اس کو زبردستی ٹھنڈا پانی بھی دیں گے تو وہ نہیں پئے گا۔ اگر اس نے اپنی مرضی کا مشروب پی لیا ہو مثلاً پیاس تو اتنی نہیں مگر کوکا کولا کا شیدائی ہو تو آخر ایک وقت آ جائے گا کہ کوکا کولا دیکھنا بھی پسند نہیں کرے گا اس کو ضرورت محسوس نہیں ہو گی۔ آپ زبردستی گلاس دیں تو اس کو پرے پھینک دے گا۔ یہ ہم نے اپنے بچوں میں کئی دفعہ دیکھا ہے کہ جس نعمت سے ان کو سیری ہو چکی ہو وہ نعمت اگر بار بار پیش کی جائے تو وہ نہیں پسند کریں گے۔ آپ مہمانوں کو تکلف کے ساتھ یا اس خواہش کے ساتھ کہ وہ خوش ہوں اور زیادہ لذت حاصل کریں بار بار کوئی نعمت کی چیز پیش کرتے ہیں۔ کچھ دیر کے بعد میں نے دیکھا ہے کہ ان کے چہرے پر کچھ تھکاوٹ کے آثار آ جاتے ہیں۔ شروع شروع میں تو کہتے ہیں نہیں نہیں' ضرورت نہیں۔ لیکن تھوڑا سا ہاتھ بڑھا دیتے ہیں جس سے لگتا ہے کہ انہوں نے اپنی حیاء کی وجہ سے انکار کیا تھا۔ پھر کچھ عرصے کے بعد ان کے انکار میں ایک قسم کی سختی سی پیدا ہو جاتی ہے۔ اس وقت شرافت کا تقاضا ہے کہ انسان رک جائے۔ لیکن ہمارے بعض خدمت کرنے والے ایسے بھی میں نے دیکھے ہیں کہ باہر سے معزز مہمان تشریف لائے ہوئے ہیں ان کا چہرہ دیکھتے ہی نہیں کہ واقعتہً نہیں چاہتے کہ ان کو کوئی چیز پیش کی جائے۔ بار بار وہی چیز پیش کئے چلے جاتے ہیں۔ آخر مجھے روکنا پڑتا ہے بس کرو کافی ہو گئی ہے اور وہ نہیں برداشت کر سکتے۔

تو یہ ایک ایسا مضمون ہے جس کا خدا تعالیٰ کی ذات سے مادی طور پر تو کوئی تعلق نہیں ہے۔ مگر روحانی طور پر یہ تعلق ہے کہ جب پیاس بجھ جائے گی تو خواہش نہیں رہے گی۔ اور جب پیاس ہو گی تو اس خواہش کو پورا ہونے کے نتیجے میں لذت پیدا ہو گی۔ اس لذت کو جو بھی آپ نام دے دیں جنسی لذت کہیں یا خوراک کی لذت کہیں مرکزی نقطہ ایک ہی رہتا ہے ان میں کوئی فرق نہیں۔ پس اللہ تعالیٰ کے پیار کی حاجت دل میں پیدا ہو جائے اور وہ حاجت بڑھ جائے تو روحانی لذت اتنی غالب آ جاتی ہے کہ ساری مادی لذتیں اس کے سامنے کوئی حقیقت نہیں رکھتیں' جب مقابل پر آئیں تو بالکل گر کر ذلیل ہو جاتی ہیں۔ پس یہ نہ سمجھیں کہ خدا تعالیٰ ہماری مادی لذتیں پوری کرتا ہے۔ مادی لذتوں کی طرح ہمارے دل میں اس کے لئے ایک طلب پیدا ہوتی ہے اور جب وہ طلب پیدا ہو جائے تو ہر دوسری مادی لذت اس کے سامنے حقیر اور بے معنی ہو جاتی ہے۔

حضرت (بانی سلسلہ) فرماتے ہیں **نماز کے ادا کرنے سے اس کے دل میں ایک خاص سرور اور ٹھنڈک محسوس ہوتی ہے جس کو ہر شخص نہیں پا سکتا اور نہ الفاظ میں یہ لذت بیان ہو سکتی ہے۔ اور انسان ترقی کر کے ایسی حالت میں پہنچ جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے اسے ذاتی محبت ہو جاتی ہے۔** اور اس کو نماز کے کھڑے کرنے کی ضرورت پیش نہیں آتی اس لئے کہ وہ نماز اس کی کھڑی ہی ہوتی ہے اور ہر وقت کھڑی رہتی ہے۔ اس میں ایک طبعی حالت پیدا ہو جاتی ہے اور ایسے انسان کی مرضی خدا تعالیٰ کی مرضی کے موافق ہوتی ہے۔" (ملفوظات جلد 8 صفحہ 309-310) یہ پہچان ہے جو بہت ہی ضروری ہے۔

ہر انسان کی مرضی ہمیشہ خدا کے موافق نہیں ہوا کرتی۔ اور حضرت (بانی سلسلہ) نے ایسا عارفانہ مضمون بیان فرمایا ہے کہ ہمیں اپنی نمازوں کی پہچان کی چابی پکڑا دی اور خدا تعالیٰ سے ذاتی محبت کی پہچان سمجھا دی۔ فرمایا اس محبت کی پہچان یہ ہے کہ انسان کی مرضی خدا کی مرضی کے تابع ہو جاتی ہے۔ یہ وہ مضمون ہے جس کو ہر عاشق سمجھ سکتا ہے جس نے کبھی بھی عشق کیا ہو۔ وہ چیزیں جو دوسروں میں اس کو بری لگتی ہیں اگر اپنے محبوب میں وہ چیز پائے تو ویسا ہی بننے کی کوشش کرتا ہے اور اس کی رضا کی نظر اس کی رضا کی نظر بن جاتی ہے۔ **یہ تجربہ سچے عشاق ہی کو نصیب ہو سکتا ہے** اور اگر ایسا نہ ہو تو محبت میں خامی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کی محبت کی پہچان یہ سمجھا دی کہ آپ کی روزمرہ کی رضا ہمیشہ اس کے مطابق ہو۔ اگر مطابق ہو گی تو آپ کی ساری زندگی نماز بن جائے گی۔

نماز کی حالت میں اجنبیت پیدا ہو ہی نہیں سکتی کیونکہ رضائے باری تعالیٰ آپ کی اپنی رضا بن گئی ہے اور اس رضا کا نام مقبول نماز ہے۔ اس آپ غور کر کے دیکھیں تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ زندگی بھر جس کو اپنے محبوب کی رضا پر چلنا آ گیا ہو وہ اس کے سوا اور کیا چاہے گا۔ کیسے وہ چیزیں اس کی توجہ محبوب سے ہٹائیں گی جو دنیا کی مجبوریاں بھی ہوا کرتی ہیں۔ مگر وہ توجہ نہیں ہٹایا کرتیں۔ اگر بھوک لگتی ہے تو آپ کھانا کھائیں گے۔ مگر اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس کھانا کھانے کو جو حلال اور طیب ہے اللہ نے اپنی رضا کی چادر پہنا دی ہے۔

(اور ہم تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں) کا مضمون اس طرح بھی سمجھ آ جاتا ہے کہ ہماری بعض مادی خواہشات کو اللہ تعالیٰ نے کلیتہً نظر انداز نہیں فرمایا کہ ایسے میرے لئے فقیر ہو جاؤ کہ تمہیں اپنی ذات کی کوئی ہوش ہی نہ رہے۔ ہماری ساری ذاتی زندگی کو خدا تعالیٰ اپنی محبت کے تابع پھر بحال فرما دیتا ہے۔ **اور فرماتا ہے کہ اس طرح تم اپنی زندگی گزارو کہ تمہاری ساری زندگی میری رضا بن جائے** اور لذت دوہری ہو جائے جو عام دنیا کے انسان کو اکیلی لذت کے طور پر محسوس ہوتی ہے۔ یہی نکتہ ہے جسے آنحضرت ﷺ نے بیوی کو لقمہ دینے کی مثال کے طور پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بیان فرمایا ہے جسے میں بارہا آپ کے سامنے پیش کر چکا ہوں۔ آپؑ نے فرمایا اگر کوئی خدا کی خاطر بیوی کے منہ میں لقمہ ڈالے تو یہ اس کی عبادت ہے یعنی نماز کی حالت میں سے اس وقت بھی باہر نہیں نکلتے۔ اور وہ لذت اپنی جگہ قائم رہتی ہے۔ ہر شخص جسے اپنی بیوی سے پیار ہوگا اگر محبت کے اظہار کے طور پر اس کے منہ میں لقمہ ڈالے گا اسے مزہ تو ضرور آئے گا۔ لیکن اگر یہ دیکھ رہا ہو' یہ جانتا ہو کہ اس وقت میرا محبوب اعلیٰ' حقیقی محبوب بھی مجھ پر پیار کی نظر ڈال رہا ہے تو دنیا والے کی لذت کے مقابل پر یہ لذت اندازہ کرو کہ کتنی بڑھ جائے گی۔

پس اپنی نمازوں کو سنواریں' جہاں تک ممکن ہے سنواریں۔ اس مضمون کو ہلکا نہ سمجھیں۔ اس میں بہت سی مشکل راہیں آئیں گی مگر خدا تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے اور دعائیں کرتے ہوئے آگے بڑھیں۔ باقی مضمون میں (اللہ نے چاہا تو) آئندہ بیان کروں گا۔

صفدر نذیر گولیکی

امامت رابعہ کی تحریکات

ہمارے پیارے امام حضرت مرزا طاہر احمد (اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت آپ کے ساتھ ہو) جب سے امامت کی مسند پر متمکن ہوئے ہیں بہت ساری تحریکات شروع ہیں جو حالات اور موقع محل کے مطابق تھیں۔ اور ہیں۔

تحریک دعوت الی اللہ دعوت الی اللہ کی تحریک کوئی نئی تحریک نہیں تھی۔ لیکن جن حالات میں اور جس زمانے میں یہ تحریک کی گئی واقعی نئی تحریک کا رنگ رکھتی ہے۔ وقت کا اہم ترین تقاضا تھا کہ اس تحریک کو منظر عام پر لایا جاتا۔ چنانچہ حضرت صاحب نے اس تحریک کو ایک نئی زندگی اور شان عطا فرما دی۔

آپ نے 28۔ جنوری 1983ء کو بیت اقصیٰ ربوہ میں جمعہ کی عبادت سے پہلے خطاب کرتے ہوئے اس غیر معمولی تحریک کا اعلان ان الفاظ میں فرمایا۔ "تمام دنیا کے احمدیوں کو میں اس اعلان کے ذریعہ متنبہ کرتا ہوں کہ اگر وہ پہلے (داعی الی اللہ) نہیں تھے تو آج کے بعد ان کو لازماً (داعی الی اللہ) بننا پڑے گا۔ (دین حق) کو ساری دنیا میں غالب کرنے کے بہت وسیع تقاضے ہیں اور یہ بہت بڑا بوجھ ہے۔ جو جماعت احمدیہ کے کندھوں پر ڈالا گیا ہے..... آج کے بعد اگر ہر احمدی یہ سوچ لے کہ وہ جس ملک میں اور جہاں بھی ہے وہ لازماً دنیا کمائے گا کیونکہ اس کے بغیر گذارہ نہیں ہے۔ اور دین کی خاطر کچھ پیش کرنے کے لئے اسے دنیا کمانی چاہئے لیکن وہ ہمیشہ اس بات کو پیش نظر رکھے کہ اس کا مال کمانے کا مقصد بھی اللہ کی طرف دعوت دینا ہوگا..... آج اگر دنیا کا ہر احمدی یہ عزم کرے کہ اس نے اپنے نفس کی قربانی داعی الی اللہ کے رنگ میں خدا کے حضور پیش کرنی ہے تو وہ انقلاب جو ہم سے دور بھاگتا ہوا دکھائی دے رہا ہے آپ دیکھیں گے کہ وہ ایک مقام پر ٹھہر گیا ہے.....

(روزنامہ الفضل 26۔ اپریل 1983ء)

خدا تعالیٰ نے اس تحریک کو حیرت انگیز طور پر کامیاب کیا۔ اس تحریک کے بعد حضرت صاحب اس کی مسلسل نگرانی فرما رہے ہیں۔ اور مسلسل جماعت کے افراد کو توجہ دلا رہے ہیں۔ بعد ازاں مسلسل کئی خطبات میں اور کئی میٹنگز میں دعوت الی اللہ سے متعلق جو بھی ضروری امور تھے بیان کئے جاتے رہے ہیں۔ (داعیان) الی اللہ کی صفات اور ان کے کردار پر آپ نے بڑا زور دیا ہے۔ کہ ان کو کس قسم کا ہونا چاہئے ان کے درخت کو کس طرح روحانی پھل لگ سکتے ہیں۔ اپنے مقصد میں ناکام رہنے والے افراد کو ان کی کمزوریوں کی طرف توجہ دلاتے ہیں وہ جماعتیں جو ابھی تک بانجھ چلی آ رہی تھیں ان کو وہ تیر بہدف نسخے آپ نے بتائے کہ ان میں زندگی جاگ اٹھی۔

کامیابیاں اس تحریک کا سب سے پہلا نتیجہ یہ نکلا کہ جماعت کے افراد چھوٹے ہوں یا بڑے مرد ہوں یا عورتیں سب میں ایک بیداری کی لہر پیدا ہوگی۔ بنجر زمینیں آباد ہونے لگیں جنگلوں میں پھل دار درخت اگنے لگے زنگ دھلنے لگے۔ وہ جنہوں نے کبھی بھی پیغام حق نہیں پہنچایا تھا وہ راتوں کو اٹھ اٹھ کر خدا کے حضور گریہ وزاری کرنے لگے۔ کہ خدا تعالیٰ ان کی کوششوں کو پھل عطا فرمائے۔ بہتوں نے سینکڑوں پھل حاصل کرنے کا ٹارگٹ بنایا۔ اور بالآخر اپنے مقصد میں کامیاب ہوئے۔

عالمی بیعت جب پھل پکے اور درخت میووں سے لد گئے تو سننے والوں نے سنا اور دیکھنے والوں نے دیکھا کہ آنکھیں چندھیا گئیں۔ کہاں سینکڑوں بیعتیں ہوا کرتی تھیں اب لاکھوں میں ہونے لگیں۔ 1993ء سے حضرت صاحب نے جلسہ سالانہ برطانیہ کے موقع پر عالمی بیعت کا سلسلہ جاری فرمایا اس سال دو لاکھ بیعتیں ہوئیں۔ 1994ء میں 4 لاکھ 1995ء میں 8 لاکھ 1996ء میں 16 لاکھ سے زائد اور پھر 1997ء میں ہم سب نے دیکھا کہ 30 لاکھ سے زائد نفوس سلسلہ احمدیہ میں شامل ہوئے۔

اس کام کو تیز کرنے کے لئے نظارت دعوت الی اللہ کا قیام عمل میں آیا اور ہر جماعت میں سیکرٹریان دعوت الی اللہ مقرر ہوئے۔ کہاں پہلے چند صد مربیان کرام اور اب ہزاروں ہزار داعیان و داعیات الی اللہ جو دنیا بھر میں ہمہ وقت اس میں مصروف ہیں۔ 1983ء کو شروع ہونے والی یہ تحریک اب تناور درخت بنتی جا رہی ہے۔ یہ سلسلے اور بڑھیں گے۔ اور غالب آنے کے دن قریب سے قریب ہوتے چلے جائیں گے۔

سستیاں ترک کرو پس ہم سب کا فرض ہے کہ ہم اس تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں جیسا کہ حضرت صاحب نے فرمایا۔

"ہر (صاحب ایمان) نہ صرف یہ کہ وہ خود داعی الی اللہ بنے بلکہ دوسروں کو بھی داعی الی اللہ بننے کی تحریک کرے اور پھر ہر مخاطب اس پیغام کو آگے پہنچاتا چلا جائے۔ اور یوں یہ دعوت الی اللہ کا کام نسلاً بعد نسلٍ جاری و ساری رہے...... پس

باقی صفحہ 7 پر

غزل

اس سمت بھی ایک نظر سائیں
اب کھول دے دل کا در سائیں

کس جانب کروں سفر سائیں
دے اپنی کوئی خبر سائیں

دیکھے ہیں خشک و تر سائیں
چھانے ہیں بحر و بر سائیں

میرے پاؤں راہ میں ٹوٹ گرے
کتنا ہے اور سفر سائیں

کچھ پھول ہیں میرے ہاتھوں میں
اور دھول ہے چہرے پر سائیں

تیری چوکھٹ پر جا رکھوں گا
میں سارے عیب و ہنر سائیں

میں ریت میں آنسو بوتا تھا
مجھے دکھ کا ملا ثمر سائیں

بے پھول شجر. قسمت میری
قسمت سے کہاں مفر سائیں

میں سنگ سے پارس بن جاؤں
رکھ ہاتھ مرے سر پر سائیں

میرے خواب ہیں میری کُل پونجی
جائیں نہ خواب بکھر سائیں

تیرا عکس رہے میری جھیلوں میں
ہر شکل ہو خواب بدر سائیں

تیرے نقشِ پا کو ترس گئی
میری سونی راہگزر سائیں

گھر سائیں سائیں کرتا ہے
اب لوٹ کے آ جا گھر سائیں

اکرم محمود

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ معروف شاعر مکرم عبید اللہ علیم صاحب کو 2- اپریل 98 بروز جمعرات دن 11 بجے دارالضیافت ربوہ میں شدید دل کا حملہ ہوا۔ جس کے بعد انہیں فضل عمر ہسپتال ربوہ میں داخل کرا دیا گیا۔ ابھی ان کی حالت تسلی بخش نہیں ہے۔

احباب جماعت سے بہت دعاؤں کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے انہیں صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ (آمین)

○ محترمہ عزت خاتون صاحب اہلیہ مکرم نعمت اللہ صاحب گورگیج معلم اصلاح و ارشاد کھنڈو ضلع لاڑکانہ بیمار ہیں۔ ان کی صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ محترم ڈاکٹر احسان اللہ قریشی ہاشمی صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ ان کے والد محترم قریشی محمد عبداللہ صاحب آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ کو یکم اپریل بروز بدھ رات 8 بجے دل کے دورے کے پیش نظر فضل عمر ہسپتال میں داخل کیا گیا۔ جہاں موصوف کی طبیعت سنبھل گئی۔ اب وہ گھر آگئے ہیں جملہ احباب کرام سے اس قدیمی مخلص خادم سلسلہ کی کامل صحتیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ عزیز تنویر احمد باری ولد عبدالباری صاحب کی ٹانگ کے تین آپریشن لاہور ہسپتال میں ہوئے ہیں۔ عزیز کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

سوئمنگ پول

○ امسال سوئمنگ پول 11- اپریل 1998ء سے کھل رہا ہے۔ تیراکی کا شوق رکھنے والے تمام انصار۔ خدام۔ اطفال سے استفادہ کی درخواست ہے۔

افتتاح 11 اپریل 1998ء بوقت 00-5 بجے بعد عصر ہوگا۔

(انچارج سوئمنگ پول ربوہ)

بقیہ صفحہ 6

میرا آپ کے نام یہی پیغام ہے کہ سستیاں ترک کر دیں اور پوری طاقت کے ساتھ دعوت الی اللہ کے جہاد میں معروف ہو جائیں"

(ضمیمہ خالد دسمبر 1985ء ص 7)

پس ہم میں سے ہر ایک کو جس نے ابھی تک کسی وجہ سے اس کام میں بھرپور حصہ نہیں لیا وہ ابھی اور اسی وقت تہیہ کرے کہ امسال ضرور روحانی پھل حاصل کرے گا اور اس کے لئے جو بھی ممکنہ حکمت سے پر امور ہوں گے وہ انہیں پیش نظر رکھے اور بالآخر دعا کے پہلو کو اولیت دے گا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کو مقبول خدمت دین کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے۔

○○○

سانحہ ارتحال

○ کہ محترمہ نور بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب وفات یافتہ آف دارالصدر ربوہ بعمر 87 سال مورخہ 29 مارچ 1998ء کو لاہور میں بعارضہ برین ہیمرج انتقال کر گئیں۔ اسی دن ان کا جسد خاکی ربوہ لایا گیا۔ مغرب کی عبادت کے بعد بیت المبارک میں محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب نے جنازہ پڑھایا۔ اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد محترم مولانا نے ہی دعا کرائی۔ جنازہ اور تدفین میں کثیر تعداد میں اہل ربوہ اور مجلس شوریٰ کے مہمانوں نے شرکت کی۔ آپ رفیق حضرت بانی سلسلہ جماعت احمدیہ حضرت صوفی غلام محمد صاحب وفات یافتہ کی بھاوجہ، مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب کی حقیقی چچی اور محترم چوہدری غلام مجتبیٰ صاحب ایڈووکیٹ لاہور (وفات یافتہ) کی والدہ تھیں احباب جماعت احمدیہ سے ان کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ٹیچر ٹریننگ کلاس

○ 12- اپریل 1998ء سے بیس روز کے لئے ربوہ میں نظارت اصلاح و ارشاد وقف عارضی کے زیر انتظام ٹیچر ٹریننگ کلاس شروع ہو رہی ہے۔ بیرون ربوہ سے شرکت کرنے والے افراد کے لئے۔ بیس سیٹیں مخصوص ہیں۔ اس کلاس میں صحت تلفظ کی خصوصی ٹریننگ دی جاتی ہے۔ ناظرہ جاننے والے احباب صدر صاحب حلقہ یا امیر صاحب ضلع کی تصدیق کے ساتھ اس کلاس میں شامل ہو سکیں گے۔ بیرون ربوہ سے خواتین اس کلاس میں شامل نہیں ہوں گی۔ احباب جماعت اس کلاس میں شامل ہونے کے لئے ابھی سے نظارت ہذا سے رابطہ کرلیں تا انہیں اس کلاس میں داخلہ مل سکے۔

(نظارت اصلاح وارشاد وقف عارضی)

ولادت

○ مکرم مسرور احمد مظفر صاحب مربی سلسلہ کو خدا تعالیٰ نے مورخہ 98-3-14 کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ حضرت صاحب نے نومولودہ کی تحریک وقف نو میں منظوری عطا فرمائی ہے اور نوشین احمد نام عطا فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم چوہدری نور احمد ناصر صاحب S.S ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ سلیم ماڈل ہوئی سکول لاہور کی پوتی، مکرم شفیق احمد صاحب آف شاہدرہ کی نواسی اور مکرم چوہدری محمد عبداللہ صاحب (وفات یافتہ) درویش قادیان کی پڑپوتی ہے۔ احباب سے نومولودہ کی صحت و سلامتی، دین داری اور درازی عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

اعلان تعطیل

○ مورخہ 7، 8، 9- اپریل 1998ء بروز منگل بدھ جمعرات دفتر الفضل بند رہے گا۔ لہٰذا ان تاریخوں کا الفضل شائع نہیں ہوگا۔ قارئین کرام اور ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں۔ (مینیجر)

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

...چنیوٹ کی طرف جانے والی ٹرینوں کے اوقات

		ربوہ آمد	روانگی
سرگودھا تا لاہور	(صبح)	6-10	6-12
چناب ایکسپریس (پشاور تا کراچی)	(صبح)	9-41	9-50
سپر ایکسپریس (سرگودھا تا کراچی)	(شام)	6-10	6-12
لالہ موسیٰ تا فیصل آباد (براستہ ربوہ)	(شام)	8-55	8-58
ماڑی انڈس تا لاہور	(رات)	1-21	1-23

...سرگودھا کی طرف جانے والی ٹرینوں کے اوقات

فیصل آباد تا لالہ موسیٰ (براستہ ربوہ)	(صبح)	6-43	6-45
سپر ایکسپریس (کراچی تا سرگودھا)	(صبح)	9-46	9-48
چناب ایکسپریس کراچی تا پشاور کینٹ	(شام)	5-14	5-16
لاہور تا سرگودھا	(رات)	6-40	6-42
لاہور تا ماڑی انڈس	(رات)	0-48	0-50

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ہُوَالنَّاصِرُ

کراچی میں اعلیٰ زیورات

خریدنے کے لئے آپ کا

شوروم

الرّحیم نو

جیولرز

خورشید مارکیٹ حیدری۔ کراچی

فون 3442 - 664 - 664-0231

فیکس (92 - 21) 6643299

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 4 اپریل-1998ء
موسم : خوشگوار ہے
درجہ حرارت کم از کم 21 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 31 درجے سنٹی گریڈ

عالمی خبریں

بی بی سی نے کہا ہے کہ وفاقی کابینہ نے توہین عدالت کے نئے مجوزہ بل کی منظوری دے دی ہے اس کے قانون بن جانے کے بعد پہلی بار عدالتوں کی کارروائی پر تبصرہ کرنے کی اجازت مل جائے گی۔ پاکستان میں قانونی حلقے توہین عدالت کے قانون پر بے چینی کا اظہار کر رہے ہیں۔ بی بی سی کے ایک سوال کے جواب میں سپریم کورٹ بار ایسوسی ایشن کے صدر عابد منٹو نے کہا کہ اس قانون پر یقیناً تنقید ہوگی۔

ایران نے 800 عراقی قیدی رہا کر دیئے ہیں۔

مقبوضہ کشمیر میں کٹھ پتلی وزیر اعلیٰ فاروق عبداللہ اور بی جے پی کے حامی دو مسلمان گروپوں میں لڑائی سے 12- افراد ہلاک ہو گئے ہیں لڑائی اننت ناگ میں ہوئی۔ ایک گروپ کو بھارتی فوج اور دوسرے کو مقبوضہ کشمیر کی پولیس اسلحہ فراہم کرتی ہے۔

بھارت میں ہندو انتہا پسندوں نے اقلیتوں کے خلاف کارروائیاں شروع کر دی ہیں۔ کان پور میں عیسائیوں پر تشدد کے نتیجے میں کئی زخمی ہو گئے ہیں۔ "احمد آباد" کا نام "کرونا تی" رکھنے کا اعلان کیا گیا ہے۔ وشوا ہندو پریشد جماعت انگریز اور مسلمان حکمرانوں کے ہاتھوں قتل ہونے والے ہندوؤں کی یادگار بنائے گی۔

اقوام متحدہ کے معائنہ کاروں نے عراق کے 8 صدارتی محلات کی تلاشی کا کام مکمل کر لیا ہے۔ معائنہ کاروں کو کچھ نہیں ملا۔ کچھ مل جاتا تو پوری دنیا میں شور پڑ جاتا۔

جاپان کی اقتصادیات جو دنیا کی سب سے طاقتور صنعتی و اقتصادی طاقت ہے سخت مشکلات کا شکار ہو گئی ہے۔ یہ بات بینک آف جاپان کے سربراہ نے بتائی ہے۔ حکومت نے کہا ہے کہ وہ اس کا مناسب حل ڈھونڈے گی۔ اس کا ساری دنیا کی معیشت پر اثر پڑے گا۔

نیٹو کی بکتر بند فوج سرب علاقہ میں داخل ہو گئی ہے۔

سری لنکا کے دارالحکومت کولمبو میں پولیس حکام نے باغیوں کے خلاف اپریشن کے سلسلہ میں 200- افراد گرفتار کر لئے ہیں جبکہ اس دوران 16- افراد ہلاک ہوئے ہیں۔

امریکی صدر کلنٹن نے اپنے دورہ سینیگال کے دوران کہا ہے کہ افریقی ممالک کے ساتھ تجارت اور سرمایہ کاری میں اضافہ کیا جائے گا۔ افریقہ میں جمہوریت مضبوط ہو رہی ہے۔ اب وہاں 24 ممالک میں جمہوری حکومتیں قائم ہو چکی ہیں۔

امریکی وزارت خارجہ نے اپنے شہریوں سے کہا ہے کہ ایران کا سفر ملتوی کر دیں۔

مصر کے جامعہ "الازہر اور رومن کیتھولک عیسائیوں کے ہیڈ کوارٹر کی جانب سے پہلی بار مسلمان اور عیسائیوں کے روابط بڑھانے کے لئے ایک مشترکہ کمیٹی کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔

ملکی خبریں

سپریم کورٹ آف پاکستان نے توہین عدالت کیس میں وزیر اعظم محمد نواز شریف' وفاقی وزراء ارکان پارلیمنٹ محترمہ بے نظیر بھٹو' سینئر وکلاء اور مدیران اخبارات کو بری کر دیا ہے۔ سپریم کورٹ کے 7 رکنی بنچ نے توہین عدالت کے تمام کیسوں کی یکجا سماعت کے بعد دو ہفتہ قبل فیصلہ محفوظ کر لیا تھا۔ سپریم کورٹ نے اپنے فیصلہ میں لکھا ہے کہ توہین کنندگان کو یہ تاثر تھا کہ انہیں آئین کے تحت تقریر کی آزادی اور تحفظ حاصل ہے۔ چیف جسٹس اور انتظامیہ کے درمیان دو ماہ سے تناؤ تھا اس لئے کسی کے خلاف کارروائی نہیں کی جا رہی۔ سابق وزیر اعظم کے خلاف اس لئے کارروائی نہیں کی جا رہی کیونکہ سات برسوں کے دوران عدالت عظمیٰ ان کے خلاف توہین عدالت کیس کی سماعت شروع ہی نہ کر سکی۔

ویسٹ انڈیز نے انگلینڈ کو دوسرا ون ڈے کرکٹ میچ ایک وکٹ سے ہرا دیا ہے۔

ربوہ میں 2' 3 اپریل کی درمیانی شب تیز آندھی اور بارش ہوئی۔ آندھی کی وجہ سے بجلی کے نظام میں خرابی ہونے سے آدھے شہر کی بجلی قریباً سارا دن معطل رہی۔ کئی درخت جڑوں سے اکھڑ گئے۔ اور کمزور مکانات کو بھی نقصان پہنچا۔ تاہم بارش کے بعد موسم خوشگوار ہو گیا ہے۔

خطبہ عید دو بجے دن ٹیلی کاسٹ ہوگا

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا خطبہ عید مورخہ 8- اپریل 1998ء کو پاکستان کے وقت کے مطابق دن کے دو بجے' اسلام آباد' ٹلفورڈ' لندن سے احمدیہ ٹیلی ویژن پر لائیو ٹیلی کاسٹ ہوگا۔ جملہ احباب وقت نوٹ فرمالیں اور استفادہ فرمائیں۔

بیت اقصیٰ میں خطبہ

ربوہ- 3- اپریل- آج یہاں بیت اقصیٰ میں خطبہ محترم مولانا مبشر احمد کاہلوں صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (مقامی) نے پڑھا- آپ نے بتایا کہ عشاق الٰہی حج بیت اللہ کے لئے مکہ مکرمہ جا چکے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ سب کا حج قبول فرمائے۔

آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ظاہر پر نہیں دلوں پر نظر رکھتا ہے۔ اور جو شخص بھی خدا کی خاطر اس کے احکامات کی تعمیل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے اجر عطا فرماتا ہے۔

بھائی بھائی گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ چیمہ مارکیٹ ربوہ
211158 (گلی کے اندر)

سنگ مرمر کی اعلیٰ کوالٹی میں خوبصورت و پائیدار کتبے
ریٹ مناسب - کام معیاری اور حسب وعدہ
رفیق ماربل ڈیزائنر نزد دفاتر انصار اللہ یادگار روڈ- ربوہ
فون دکان 999 - گھر 212891

ہر قسم کی بیماریوں کے علاج کیلئے
پروفیسر سعید اللہ خان ایم اے ہومیو ڈاکٹر
38/1 محلہ دار الفضل ربوہ فون 213207
فون 213207

ہر قسم کی غیر ملکی کرنسی سے متعلق لین دین کا با اعتماد ادارہ
T. M. EXCHANGE
329-G PANORAMA CENTRE, THE MALL LAHORE (PAK)
TEL 6368656, 6368389, 6369064, 6303235
PLEASE CONTACT

AUSTRALIA	DR. SHAHID CHOHAN	Ph.2-93515108
CANADA	USMAN MALIK	Ph.416-663-1706
U.K.	JEAN SHAW	Ph.171-935-0911

میٹرک کے رزلٹ کے منتظر طلباء اور دیگر کم از کم میٹرک افراد کے لئے وقت کا بہترین مصرف
نیشنل کالج برائے کمپیوٹر اسٹڈیز- ربوہ میں داخلے جاری ہیں
مورخہ 15 اپریل 98 سے نئی کلاسز شروع ہو رہی ہیں۔ مختلف ڈپلومہ اور شارٹ کورسز میں داخلہ کی آخری تاریخ 13 اپریل ہے۔ مستحقین، شاندار تعلیمی ریکارڈ رکھنے والوں اور واقفین کیلئے نصف فیس کی سہولت- کالج تجربہ کار اساتذہ، جدید ترین کمپیوٹرز اور مکمل ائر کنڈیشنڈ لیبارٹری سے آراستہ ہے۔ ڈپلومہ / کورس کے دوران بغیر اضافی فیس کے روزانہ ٹائپنگ ٹریننگ بذریعہ کمپیوٹر۔
مزید معلومات بذریعہ فون: 212034 یا کالج واقع 23- شکور پارک- ربوہ آکر حاصل کی جاسکتی ہیں

دوا، ایک وسیلہ ہے اور شفا عطیہ خداوندی ہے
جرمنی سیل بند پوٹینسی سے تیار کردہ
117- ادویات خوبصورت بریف کیس کے ساتھ
جرمنی ہومیو فارمیسی کی سیل بند ادویات
10ML شو لبے طرز جرمنی گلاس شیشی 1600/-
10ML بیکانا طرز جرمنی گلاس شیشی 1500/-
10ML بیکانا پلاسٹک شیشی (سادہ بکس) 1000/-

تشخیص علاج ادویات

ہومیوپیتھک ادویات علاج کیلئے با اعتماد نام
عزیز ہومیوپیتھک کلینک اینڈ سٹور
گولبازار، ربوہ فون: 04524-212399

خصوصی رعایت کیساتھ

10ML پوٹینسی وائی	6X 200	1M 1000	10M CM	ہومیوپیتھک نسخہ جات -/20
شو لبے طرز جرمنی شیشی	10/-	11/-	12/-	بریف کیس برائے
بیکانا طرز جرمنی شیشی	9/-	10/-	11/-	117- ادویات
بیکانا پلاسٹک شیشی	7/-	8/-	9/-	پیتل -/600
عام پلاسٹک ڈراپر	6/-	7/-	8/-	عام -/500
10 گرام گولیوں میں	5/-	5/-	6/-	سادہ بکس -/250